سہ ماہی
نیوز لیٹر
جمہوریت اور بااختیار عورت

چانن

صرف ممبران کے لیے

ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ، پاکستان

جلد1 • شمارہ 4 • اسوج ۔ مگھر • اکتوبر۔دسمبر،2022ء

خواتین کی قومی اسمبلی
موسمیاتی تبدیلی اور ملک پر قدرتی آفات کے اثرات

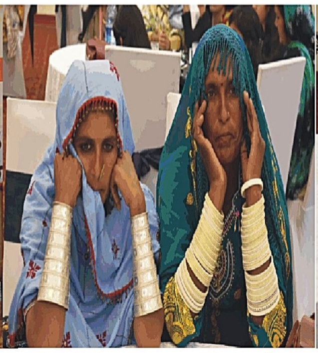

رپورٹ: شکیل عباس

پاکستان حالیہ موسمیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں شدید متاثر ہونے والے آٹھ ملکوں میں شامل ہے۔ماہرین کے مطابق پاکستان میں اگر حفاظتی اقدامات نہ کیے گئے تو اگلے سال اس سال سے زیادہ بڑے سیلاب آئیں گے۔ان خیالات کا اظہار ماحولیاتی اور موسمیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے کام کرنے والے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے نمائندوں نے مورخہ 20 دسمبر،2022ء کو لاہور کے مقامی ہوٹل میں ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ پاکستان کی جانب سے منعقدہ ملکی سطح کی خواتین اسمبلی کے انعقاد میں کیا ۔ جس میں پاکستان کے چاروں صوبوں سے خواتین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی ۔اسمبلی میں موسمیاتی تبدیلی کے اثرات ملک میں قدرتی آفات اور ان کے غریب لوگوں بالخصوص خواتین، بچوں، افراد باہم معذوری اور دیگر محروم طبقات پر ہونے والے سیاسی، معاشی اور سماجی اثرات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔اس اسمبلی میں مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد جن میں منتخب نمائندے، سرکاری ماحولیاتی ماہرین، خواتین، کسانوں ، بچوں اور اقلیتوں کے حقوق پر کام کرنے والی سماجی تنظیموں کے ممبران کی بھی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

پروگرام کے آغاز میں محمد تحسین نے کہا کہ موجودہ موسمیاتی تبدیلیاں دنیا بھر میں بالخصوص پاکستان کو بہت زیادہ متاثر کر رہی ہیں۔ اگر اس مسئلے پر بہت عرصے سے بات کر رہے ہیں لیکن پاکستان میں اس مسئلے کے تدارک کیلئے کوئی جامع حکمتِ عملی تشکیل نہیں دی جا سکی۔قانونی ماہر ماحولیاتی امور احمد رافع عالم ،سیپ۔ پاکستان کی چیئر پرسن مسرت قدیم اور باقی شرکاء نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی بین الاقوامی مسئلہ ہے، دنیا میں جب بھی قدرتی آفات آتی ہیں تو اُس میں سب سے زیادہ متاثر خواتین اور محروم طبقات متاثر ہوتی ہیں۔ اس طرح کی قدرتی آفات غریب اور پسماندہ طبقات بالخصوص جسمانی محرومی کے حامل افراد اور خواجہ سراؤں کو خوراک کی کمی لاحق ہو جاتی ہے۔ قدرتی آفات کی صورتحال میں ابتدائی انتباہ کے نظام کو متعارف کرائیں اور اس پر عملدر آمد کیلئے اقدامات کریں۔اس اسمبلی میں شرکاء نے متفقہ رائے سے ایک اعلامیہ منظور کیا جسے سیپ۔ پاکستان کی پروگرام مینیجر شبنم رشید نے پیش کیا۔اس اعلامیے کے چند اہم مطالبات درج ذیل ہیں۔

☆ سرکاری اور سماجی اداروں کی طرف سے پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کے اثرات اور اس سے نپٹنے کے طریقوں کے بارے لوگوں میں خاص طور پر غریب خواتین اور محروم طبقات میں شعور پیدا کرنے کے لئے آگاہی مہم چلائی جائے۔

☆ سیلاب سے متاثرہ دیہاتوں، بستیوں اور گھروں، اثاثہ جات اور روزگار کی فوری بحالی کیلئے اقدامات کیے جائیں اور متاثرہ علاقوں میں خواتین کی خصوصی ضروریات ''در پیش تولیدی صحت'' کے لیے صحت کی سہولیات فراہم کی جائیں اور فوری ایسے اقدامات کیے جائیں جس سے مستقبل میں سیلاب کی پیشگی اطلاع کا نظام مقامی سطح پر قائم کیا جا سکے۔

☆ دیہات کی سطح کا بنیادی ڈھانچہ، جن میں بنیادی صحت کے مراکز، سکول، خواتین کے تربیتی مراکز بھی شامل ہیں، کی تعمیر نو کے لیے کام کیا جائے۔

بقیہ صفحہ 7 پر

عورت سیاست کی دو اہم شخصیات رخصت ہوئیں!

گزشتہ تیس برسوں میں خواتین کا سیاست میں اثر بتدریج بڑھ رہا ہے، 1980ء کی دہائی کو عورت سیاست کا عشرہ بھی کہا جاتا ہے عورتوں کے لئے پہلی دفعہ پارلیمنٹ میں مخصوص نشستیں دی گئیں جسکی وجہ سے بہت خواتین پاکستان کی پارلیمانی سیاست میں ابھر کر سامنے آئیں اور اُنہوں نے آنے والے برسوں میں عورت معاون قوانین اور پالیسیاں بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

سال 2001ء میں پہلی دفعہ مقامی حکومتوں کے لئے بنائے گئے قوانین کے تحت ملک بھر میں بلدیاتی انتخابات منعقد ہوئے اور عورتوں کے لئے مخصوص کی گئی 33% نشستوں پر ہزاروں خواتین نے انتخابات میں حصہ لیا اور منتخب ہو کر مقامی حکومتی نظام کا حصہ بنیں۔ ان خواتین نے مقامی سطح پر ترقیاتی منصوبوں، پالیسی سازی اور فیصلوں کے ذریعے ملک بھر میں ایک نئے عہد کا آغاز کیا۔ ان خواتین میں سے بہت ساری آج صوبائی اور ملکی سطح کی سیاست میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

پنجاب کے ضلع ساہیوال میں نسرین اعوان اور کوئٹہ بلوچستان میں رخسانہ احمد علی اُن چند خواتین لیڈر میں شامل تھیں جنہوں نے اپنے کردار، عزم و حوصلہ سے خواتین اور محروم طبقوں کے حقوق اور اقتدار و اختیار کی مقامی سطح تک منتقلی میں اہم کردار ادا کیا۔ دونوں خواتین لیڈرز عورتوں کے حقوق کی آواز بنیں اور اپنی جیسی ہزاروں دیہی اور پسماندہ خواتین کی سیاست میں عملی شرکت کا ذریعہ بنیں۔ یہ دونوں خواتین متوسط طبقہ سے تعلق رکھتی تھیں اور ہمارے قدامت پرست سماج اور پدرشاہی سوچ کے سامنے ڈٹ کر کھڑی ہوئیں اور روایتی اور جاگیردارانہ سیاست کو اپنے قول اور عمل سے چیلنج کیا۔ انہوں نے مزدوروں کے اکثریتی اور غلبہ والے سیاسی نظام میں اپنی صلاحیتوں کو منوایا اور لاتعداد ترقیاتی منصوبوں اور عوامی مفاد کی پالیسیوں کو متعارف کروایا۔ آج مقامی حکومتوں اور سیاست میں عورتوں کی عملی شرکت کا جو اظہار نظر آتا ہے اس کے پیچھے نسرین اعوان، رخسانہ احمد علی اور ایسی سینکڑوں خواتین تھیں جو اس تبدیلی کا ذریعہ بنیں۔

افسوس کہ یہ دونوں خواتین اب ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن اُن کی جلائی ہوئی ہزاروں مشعلیں آج ہمارے ملک کی سیاست اور جمہوری نظام میں اپنا حصہ ڈال رہی ہیں۔ انہی عورتوں کی کوششوں سے اس معاشرے میں روشن خیالی اور عوامی جمہوری سوچ، رویے اور نظام مظبوط ہوں گے۔ ہم نسرین اعوان اور رخسانہ احمد علی کو سلام پیش کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ وہ ایک ابدی خوشی اور مسرت کے مقام پر فائز ہوں گی۔

رخسانہ احمد علی کی وفات سے معاشرہ انسانیت دوست شخصیت سے محروم ہو گیا

تحریر: یاسمین مغل

رخسانہ احمد علی کا تعلق ہزارہ برادری کوئٹہ سے تھا۔ وہ عظیم سماجی رہنماء اور لیڈر تھیں انہوں نے اپنی سماجی کاموں کا آغاز خواتین کے لئے قائم نئی روشنی اسکول سے شروع کیا۔ یہ سکول اُن کی رہائش گاہ کے قریب تھا وہ خواتین کی تعلیم بالغاں کی کلاس لیتی تھیں اور اُن کو معاشرے کے دوسرے مسائل اور حل کے حوالے سے بات چیت کرتی تھیں۔ 1991ء میں ساؤتھ ایشیا پارٹنر شپ۔ پاکستان کے بنیادی انسانی وسائل کی ترقی کے پروگرام (RDP) کا حصہ بنیں۔ ساؤتھ ایشیا پارٹنر شپ۔ پاکستان کیفعال کارکن تھی۔ وہ صوبہ بلوچستان میں عورت فاؤنڈیشن کی رضا کار رکن اور سماجی کارکن تھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ وہ اپنے علاقے میں ایک گھریلو خاتون سے ترقی کرتے ہوئے تمام لوگوں خصوصاً ہزارہ خواتین کی بااثر لیڈر ثابت ہوئیں۔ 2000ء کے مقامی حکومتوں کے نظام میں حصہ لیتے ہوئے پہلے اپنے حلقہ کی جنرل لیڈی کونسلر اور پھر وہ ڈسٹرکٹ کونسل کی ممبر منتخب ہوئیں۔ انہوں نے اپنے علاقی کی ترقی کے لئے بے تحاشہ کام کئے۔ ساتھ ساتھ وہ بہت سی سماجی تنظیموں کی رضا کار بورڈ ممبر بھی رہیں۔ 2012ء سے 2015ء تک NCSW کی ممبر منتخب ہوئیں۔

انہوں نے بہت مشکل وقت بھی گزارا جب ان کے شوہر کو ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا گیا۔ رخسانہ احمد نے بحیثیت گھریلو خاتون سے لے کر رضا کار، بااثر خاتون لیڈر کا سفر بہت بہادری اور بھرپور طریقے سے طے کیا۔ 10 جنوری 2023ء کو ان کی زندگی کا سفر ختم ہو گیا، بلوچستان کی ترقی پسند شخصیات میں اُن کا شمار سرِفہرست رہے گا۔ رخسانہ علی نے بلوچستان میں خواتین کی سماجی، سیاسی اور معاشی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ اُن کی سماجی خدمات کا اعتراف حکومت اور غیر سرکاری اداروں نے ہمیشہ کیا ہے۔

یہ ہم گنہ گار عورتیں ہیں
جو اہل جبہ کی تمکنت سے نہ رعب کھائیں
نہ جان بیچیں
نہ سر جھکائیں
نہ ہاتھ جوڑیں
یہ ہم گنہ گار عورتیں ہیں
کہ جن کے جسموں کی فصل بیچیں جو لوگ
وہ سرفراز ٹھہریں
نیابت امتیاز ٹھہریں
وہ داور اہل ساز ٹھہریں
یہ ہم گنہ گار عورتیں ہیں
کہ اب تعاقب میں رات بھی آئے
تو یہ آنکھیں نہیں بجھیں گی
کہ اب جو دیوار گر چکی ہے
اسے اٹھانے کی ضد نہ کرنا!
یہ ہم گنہ گار عورتیں ہیں
جو اہل جبہ کی تمکنت سے نہ رعب کھائیں
نہ جان بیچیں
نہ سر جھکائیں نہ ہاتھ جوڑیں!
(کشور ناہید)

تبدیلی کا سفر

کیس سٹڈی (یاسمین طاہرہ)

یاسمین طاہرہ ملوک واری گاؤں میں رہتی ہیں جو پاکستان کے صوبہ سندھ کے شہر گھوٹکی سے 30 کلومیٹر دور واقعہ ہے۔ ان کا تعلق ایک متوسط گھرانے سے ہے جس کی آمدنی کا بنیادی ذریعہ جانوروں کی پرورش اور خواتین کی طرف سے چھوٹے پیمانے پر کاشتکاری ہے۔ یاسمین طاہرہ کے 6 بچے ہیں۔ انہوں نے 2005ء میں اپنے شہر کے ایک مقامی سرکاری کالج سے گریجویشن کیا۔ یاسمین صاحبہ ایک گھریلو خاتون ہیں، لیکن وہ گاؤں کی سطح پر سماجی اور سیاسی سرگرمیوں میں کافی سرگرم ہیں۔ سماجی رکاوٹوں اور خاندانی پابندیوں کی وجہ سے وہ سیاست میں زیادہ سرگرمی سے حصہ نہیں لے سکیں۔ یاسمین طاہرہ کو 2021ء میں ساؤتھ ایشیا پارٹنر شپ پاکستان نے جذبہ پروگرام میں متعارف کرایا تھا۔ ان کے شوہر نے ان کا ساتھ دیا۔

جذبہ پروگرام میں ان کو (مقامی خاتون لیڈر) کے نام سے جانا جاتا ہے اور وہ اس پروگرام کے ضلعی سطح کے نمائندے سے مل کر مزید معلومات کی ترغیب دیتی رہیں اور اپنی قائدانہ صلاحیتوں کے باعث اس پروگرام کا حصہ بن گئی اور مختلف سرگرمیوں اور مقامی، صوبائی اور قومی سطح کی تربیتی نشستوں میں شرکت کا موقع ملا۔ وہ اپنی کوششوں اور فعال شرکت کی وجہ سے جلد ہی جذبہ ڈسٹرکٹ فورم کی رکن بن گئیں۔ جذبہ ڈسٹرکٹ فورم کی رکن کے طور پر انہوں نے جذبہ کی ماہانہ اجلاسوں میں، خواتین کی قیادت اور مقامی حکومتوں کے نظام، آگاہی کی نشستوں، ترقیاتی منصوبوں، بجٹ اور سماجی احتساب کے بارے میں ضلعی، صوبائی اور قومی سطح پر منعقد ہونے والی تربیتوں میں حصہ لیا۔ ان نشستوں نے ان کے علم اور صلاحیتوں میں اضافہ کیا۔ انہوں نے اپنی کوششوں اور سیاسی سفر کی کہانیاں دوسری خواتین کو بتائیں جس سے خواتین میں سیاسی جدوجہد جاری رکھنے کے لیے حوصلہ اور اعتماد پیدا ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے خواتین کو سیاسی طور پر متحرک کرنے کی حکمت عملی تیار کی اور علاقے میں خواتین اور نوجوان لڑکیوں کو سیاسی تعلیم دینا شروع کی۔ انہوں نے خواتین کو شناختی کارڈ کے حصول اور ووٹ کا اندراج کرانے میں بھی سہولت فراہم کی۔ اس سلسلے میں، انہوں نے 700 نوجوان لڑکیوں اور خواتین کی شناخت کی اور الیکشن کمیشن آف پاکستان (پاکستان میں انتخابات کرانے کا ذمہ دار ادارہ) کو بطور شہری اور ووٹر ان کی رجسٹریشن کے لیے ان خواتین کی فہرستیں جمع کرائیں۔

سندھ میں حالیہ بلدیاتی انتخابات 2022ء کے دوران، انہوں نے جذبہ پروگرام کے تعاون سے خواتین کی ووٹ ڈالنے کی ترغیب کی۔ مہم کا بنیادی مقصد خواتین کے لیے "ووٹ کا حق" اور اس کا صحیح استعمال' تھا۔ یاسمین نے گھر گھر مہم کے ذریعے خواتین کو متحرک کیا اور اپنے علاقے کی دیہی خواتین میں پوسٹر، پمفلٹ اور اسٹیکرز تقسیم کیے۔ انہوں نے اپنے حلقے کی دیگر خواتین سے بات چیت کے دوران خواتین کے سیاسی حقوق پر بھی روشنی ڈالی۔

بقیہ: صفحہ 7 پر

سکھ برادری کے لئے گوردوارہ جنم استھان ننکانہ صاحب میں ووٹر رجسٹریشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا

ننکانہ صاحب الیکشن کمیشن کے زیرِ اہتمام نادرا اور سماجی تنظیم ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ پاکستان کے پروگرام جذبہ کے تحت سکھ برادری کے لئے گوردوارہ جنم استھان ننکانہ صاحب میں ووٹر رجسٹریشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا، کیمپ کے دوران سکھ برادری کے ایک سو کے قریب مرد خواتین کے شناختی کارڈ بنائے گئے اور ان کے ووٹ کا اندراج بھی کیا گیا، ڈسٹرکٹ الیکشن کمشنر محمد توصیف قادر نے صدر سکھ ان پاکستان سیوا سوسائٹی سردار جیت سنگھ کنول اور جذبہ پروگرام کی ضلعی نمائندہ رائے روبینہ آصف کھرل کے ہمراہ کیمپ کا دورہ کیا اور وہاں سکھ برادری کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا جائزہ لیا، سردار سرجیت سنگھ کنول سمیت سکھ رہنماؤں نے گوردوارہ جنم استھان میں ووٹر رجسٹریشن کیمپ کے انعقاد پر ضلعی الیکشن کمشنر، نادرا اور جذبہ پروگرام کا شکریہ ادا کیا، سکھ نمائندوں کا کہنا تھا کہ ہماری سہولت کے لئے تاریخ میں پہلی مرتبہ گوردوارہ جنم استھان میں مکمل سہولیات کے ساتھ قائم کیمپ پر ہماری خوشی ناقابل بیان ہے، رائے روبینہ آصف کھرل نے کہا کہ اس سے قبل ہماری تنظیم نے مسیحی برادری کے لئے ینگنس آباد میں بھی اسی طرز پر ووٹر رجسٹریشن کیمپ کا انعقاد کیا، اقلیتی برادری کی بہتری کے لئے اس طرح کے اقدامات کا سلسلہ جاری رہے گا۔

جنم استھان کے اندر کیمپ لگانے کا مقصد انہیں یہ احساس دلانا ہے کہ حکومت پاکستان ملکی ادارے اور پوری پاکستانی قوم ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، انہوں نے سکھ رہنماؤں کو مسائل اور مشکلات کے حل کے لئے اپنے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی اور آئندہ بھی اسی طرز کے کیمپ لگانے کے عزم کا اظہار کیا۔

وہ بجھ گیا تو اندھیروں کو بھی ملال رہا
وہ اک چراغ جو جلنے میں بھی بے مثال رہا

13 جولائی 1961ء – 17 نومبر 2022ء

سانگھڑ سندھ میں پیدا ہونے والی ایک باہمت، نڈر اور زیرک خاتون۔ جنہوں نے اپنی ساری زندگی امن، خواتین کے حقوق کی جدوجہد اور انسانیت کی خدمت میں گزار دی، نسرین اعوان نے اپنی زندگی خواتین کی ترقی اور سیاسی شرکت کے لئے وقف کر دی۔

نسرین اعوان ایک متوسط طبقہ سے تعلق رکھتی تھیں اور ایک ایسے علاقہ میں جہاں لڑکیوں کی تعلیم کو معیوب سمجھا جاتا تھا اور اگر کوئی والدین چاہتے کہ ان کی بیٹی تعلیم حاصل کرے تو بھی یہ ایک نہایت کٹھن فیصلہ ہوتا کیونکہ علاقہ کا واحد پرائمری سکول صرف لڑکوں کے لئے مخصوص تھا اور لڑکیوں کو لڑکوں کے ساتھ تعلیم دلوانا معاشرتی اقدار کے سخت خلاف کیونکہ عام طور پر پرائمری ہی کی طالبات کی 12 سے 14 سال کی عمر میں شادی کر دیئے جانے کا رواج تھا۔ ایسے حالات میں نسرین کے شوق اور والد کی شفقت نے نسرین کو موقع دیا اور وہ لڑکوں ہی کے سکول سے تعلیم حاصل کرتے ہوئے آگے بڑھتی چلی گئیں اور یہ سلسلہ ان کی شادی کے بعد بھی جاری رہا کیونکہ 16 سال کی عمر میں بیاہ دیا گیا۔

نوجوانی میں نسرین کو رعنا لیاقت علی خان کی رفاقت نصیب ہوئی اور آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن (APWA) کے ساتھ کچھ کام کرنے کا موقع ملا، پھر گھریلو زندگی کی ذمہ داریوں کی وجہ سے وہ اپنی سماجی خدمات جاری نہ رکھ سکیں۔ تاہم 1998ء میں نسرین اعوان نے ضلعی سطح پر سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت رجسٹرڈ شدہ ایک تنظیم انجمن فلاحِ نسواں کی قیادت سنبھالی اور آخری دم تک اسی پلیٹ فارم سے کسانوں، مزدوروں اور خصوصاً خواتین کے حقوق کے لئے جدوجہد کرتی رہیں۔ نسرین نے انسانی حقوق اور امن کے لئے کام کرنے والے اداروں سے مل کر ایک طویل جدوجہد کی جس کو سراہتے ہوئے 2005 میں انہیں امن کے نوبل انعام کیلئے ایک ہزار عالمی خواتین کے ہمراہ نامزد کیا گیا۔

انہوں نے اپنے تنظیم کے پلیٹ فارم سے 15 انڈسٹریل ہوم بنائے، 10 تعلیم بالغاں کے مراکز اور 20 نان فارمل ایجوکیشن سنٹرز، یہ تمام سنٹرز نسرین نے ذاتی کاوش سے شروع کئے اور انہیں ذاتی سرمائے سے ہی پایہ تکمیل تک پہنچایا، ان میں سے 3 انڈسٹریل ہوم/سکل ڈویلپمنٹ سنٹرز عرصہ 20 سال سے آج بھی قائم ہیں جبکہ غیر رسمی تعلیمی سنٹرز 2009ء میں اپنا تیسرا دور مکمل کر کے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ نسرین نے اپنے ذاتی گھر کو وقف کر کے 2001ء میں وہاں ایک ہیلتھ سینٹر قائم کیا جو کہ بالخصوص علاقے کی خواتین کو زچگی اور بچے کی پیدائش کی سہولیات فراہم کرتا رہا، نسرین کی تنظیمی استعداد کار اور جذبے نے انہیں بہت سے بے لوث دوستوں اور انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والے ساتھیوں سے جوڑا، جن میں سیپ پاکستان سے محمد تحسین، عرفان مفتی، ثمینہ نذیر پودا پاکستان، عاصمہ جہانگیر، چودھری انور مرکزی صدر پاکستان کسان اتحاد جیسی نامور شخصیات کے ساتھ رفاقت قابل ذکر ہے۔

ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ پاکستان اور انجمن فلاح نسواں کی طویل معاہداتی رفاقت میں نسرین اعوان نے دیہی کسانوں اور مزدوروں کے حقوق کے لئے اور معاشرے میں پائیدار امن کے لئے بھرپور جدوجہد کی۔ 2008ء میں ایک بڑی کسان ریلی میں نسرین نے دیہی کسانوں کے مطالبات کو سامنے رکھا کہ زراعت کو ایکصنعت کا درجہ دیا جائے، فصلوں کی انشورنس کی جائے، کسانوں کو سوشل سیکیورٹی کے تحت مدد دی جائے، آڑھتی اور مڈل مین کا کردار ختم کر کے زمیندار کو پیداوار کی مکمل قیمت دی جائے، خواتین کھیت مزدوروں کو مردوں کے برابر بلکہ انکے کام کے مطابق زیادہ اجرت دی جائے، وہ عملی طور پر کسان بھی تھیں اسی لئے جانتی تھیں کہ اگر زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے تو اسی زراعت کی ریڑھ کی ہڈی دیہی خواتین ہیں، کسی بھی فصل کی بجائی سے لے کر اسکی کاشت و برداشت تک کوئی بھی مرحلہ خواتین کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ کسانوں کی طرف سے پیش کئے گئے یہ مطالبات نسرین نے قومی سطح کے فورمز پر پہنچائے۔

نسرین اعوان نے اپنے علاقے میں رہائش پذیر مسیحیوں کے لئے عبادت گاہ تعمیر کروانے میں بھی ایک کلیدی کردار ادا کیا جب 2019ء میں، انہوں نے اپنے پورے خاندان کی مخالفت مول لیتے ہوئے اور مسیحیوں کے ساتھ پورا تعاون کیا اور یہ گرجا گھر نسرین کے گھر کے بالکل عقب میں تعمیر ہوا، جس میں مسیحی اب اپنی عبادت کرتے ہیں۔

نسرین اعوان 2001ء میں یونین کونسل کے پلیٹ فارم سے الیکشن میں سامنے آئیں، جب انہوں نے کاغذات نامزدگی داخل کروائے تو خاندان کی جانب سے انہیں شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن شروع میں مخالفت کے باوجود انہوں نے اپنے سسر کو قائل کر لیا جس کے بعد وہ 2001ء سے بعد تمام ادوار اور الیکشنز میں ممبر ضلع کونسل منتخب ہوئیں اور عملی سیاست میں رہ کر پسے ہوئے طبقات کی خدمت کی۔

2018ء میں پودا پاکستان کے پلیٹ فارم سے یو این کمیشن آن سٹیٹس آف ویمن کی ممبر بنیں اور نیو یارک میں اقوام متحدہ

بقیہ: صفحہ 7 پر

ضلع راجن پور میں غریب دیہی افراد میں سیاسی و معاشی استحکام کے پروگرام (پی ایل آر پی پراجیکٹ) کے تحت عوامی کھلی کچہری کا انعقاد

رپورٹ: عمران عاشر

سائوتھ ایشیاء پارٹنرشپ پاکستان نے ضلع راجن پور میں غریب دیہی افراد میں سیاسی ومعاشی استحکام کے پروگرام کے تحت سیلاب متاثرین کے لیے کھلی کچہری کا انعقاد کیا جس میں سیاسی پارٹیز، سماجی اداروں، گورنمنٹ اداروں ضلعی سطح کے اخبارات اور ٹی وی چینلز کے نمائندوں اور پروگرام کی دونوں یونین کونسلز کی دیہی تنظیموں سے مرد وخواتین نے بھرپور شرکت کی۔ اس کھلی کچہری میں سیلاب متاثرین نے دیہی تنظیموں کی طرف سے اب تک کی جانے والی کوششوں پر ضلعی خواتین اسمبلی کی قائد ثمینہ کوثر نے بتایا کہ ہماری تنظیموں نے اپنی مدد آپ کے تحت 1200 خواتین کو سیلاب زدہ علاقوں سے محفوظ مقامات تک منتقل کیا بطورعورت یہ کرنا ایک مشکل عمل تھا مگر ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ پاکستان نے ابتدائی اطلاع کے نظام کے بارے میں مختلف نشستوں کا انعقاد کیا گیا جن کی بدولت ہماری بہت سی خواتین اس سیلاب میں نہ صرف عورتوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا بلکہ ان میں بچوں، بزرگوں اور جانوروں تک کو بھی محفوظ مقامات تک منتقل کرنے کے قابل ہوئیں۔ روگرام کی کوارڈینیٹر مس زارا مہک اعوان نے بتایا کہ کس طرح حکومت اور سماجی ادارے مل کر پورے ضلع اور خاص طور پر پروگرام میں موجود یونین کونسلز میں سیلاب سے متاثرین افراد اور خاندانوں کی بحالی کا کام کیا جا رہا ہے۔ محکمہ صحت سیلاب زدہ علاقوں میں اس کھلی کچہری کے پلیٹ فارم سے 20 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کرے گی جس سے صحت کے مسائل میں کافی حد تک مدد ملے گی۔

سائوتھ ایشیاء پارٹنرشپ پاکستان راجن پور سے پروگرام کے مقامی نمائندے آفیسر عمران عاشر کی جانب سے بتایا گیا کہ پوری دنیا میں موسمیاتی تبدیلی سے شدید بارشیں اور سیلاب آ رہے اس موسمیاتی تبدیلی سے آنے والے وقت میں اس سے زیادہ بارشیں اور سیلاب آتا نظر آ رہا دنیا کا درجہ حرارت بہت زیادہ گرم ہو رہا ہے جس سے دنیا میں موجود گلیشیئرز کے پگھلنے سے بارشوں اور سیلاب کی سی صورتحال ہے اس کے لیے جتنا ہو سکے ایندھن کا استعمال کم کریں اور زیادہ سے زیادہ درختوں کو اپنے علاقے، گھروں اور زمینوں پر اگائیں یہی واحد حل ہے جس سے ہم موسمیاتی تبدیلی سے

بقیہ: صفحہ 7 پر

انسانی حقوق کے عالمی دن کی مناسبت سے تقریب کا انعقاد

نیشنل کمیشن برائے انسانی حقوق، پنجاب نے ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ پاکستان کا باہمی اشتراک

مختلف شعبوں سے وابستہ شخصیات کی شرکت

رپورٹ: گل مہر

لاہور 13 دسمبر: نیشنل کمیشن برائے انسانی حقوق پنجاب اور فلاحی ادارے ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ پاکستان کے باہمی اشتراک سے این سی ایچ آر کے ریجنل دفتر میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ سیپ کی رہنماء مہر گل نے تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا جبکہ ڈپٹی ڈائریکٹر سیپ عرفان مفتی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ ممبر/کمشنر نیشنل کمیشن برائے انسانی حقوق ندیم اشرف نے انسانی حقوق کے یونیورسل ڈکلیریشن اور انسانی حقوق کے تحفظ بارے کہا کہ یہ دن ہمیں احساس دلاتا ہے کہ اپنے اردگرد بسنے والوں اور ہم سے جڑے تمام لوگوں کے حقوق کا تحفظ یقینی بنانے میں اپنا کردار ادا

کریں۔ صوبائی اور وفاقی حکومت کے ساتھ ملکر قانون سازی اور بنیادی حقوق کے تحفظ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ حال ہی میں سینیٹری ورکرز کی نوکریوں کے حوالے سے مذہبی اقلیتوں کے خانہ کو ختم کیا گیا۔ سابقہ پارلیمانی لیڈر انسانی حقوق مہندر پال سنگھ نے کہا کہ ویسے تو 10 دسمبر انسانی حقوق کا عالمی دن ہے مگر ہم سب کو ہر دن انسانی حقوق کے تحفظ کے عزم سے گزارنا چاہیے تمام انسان آزاد اور حقوق کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں اس لیے ہمیں ایک دوسرے کے حقوق کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔ چیف ایگزیکٹو ڈیموکریٹک کمیشن برائے انسانی ڈیویلپمنٹ تنویر جہاں نے کہا کہ انسانی حقوق کسی بھی معاشرے کی اولین ترجیح ہوتے ہیں اور ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے حقوق سے واقف ہو اور جب بھی بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو وہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے خود بھی کھڑا ہونے کی قابلیت رکھتا ہو۔ ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ سوشیالوجی، لاہور کالج فار وومن ڈاکٹر عاصمہ سیمی ملک نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اُس وقت تک مکمل طور ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا جب تک اس کے تمام شہریوں کو بلا رنگ و نسل وہ تمام حقوق حاصل نہ ہو جو کہ آئین پاکستان میں بنیادی حقوق کے باب میں درج ہیں۔ ہمارا دین انسانی حقوق کا سب سے بڑا داعی ہے۔ ہمارے پیارے رسول کا بھی فرمان ہے کہ کسی گورے کو کالے پر عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ سب آدم کی اولاد ہیں اور برابر ہیں۔ فضیلت صرف تقویٰ اور پرہیزگاری کی بنیاد پر ہے۔ تقریب سے خواجہ سراء کمیونٹی کی ترجمانی کرتے ہوئے زنایہ چوہدری نے ان کے مسائل بیان کئے اور اپنے حقوق بارے بیان کیا جبکہ تقریب میں ایک سوال جواب کا سیشن بھی رکھا گیا، جس میں مقررین نے شرکاء کے سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔ تقریب کے اختتام پر ندیم اشرف نے تمام شرکاء کو یادگاری شیلڈ پیش کیں اور مستقبل میں بھی انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ملکر آگے بڑھنے کے عزم کا اظہار کیا۔

خواتین کی سیاسی عمل میں مؤثر شرکت کو یقینی بنانے کے لئے تشہیری مواد

اچھی حکمرانی

کرو اپنا جہاں پیدا ۔ پُراعتماد مستقبل تمہارا

Global Affairs Canada · Affaires mondiales Canada · South Asia Partnership-Pakistan · عورت فاؤنڈیشن · جذبہ

انتخابی اصلاحات کے ذریعے اسمبلیوں میں نمائندگی یقینی بناو

ہم کریں گے فیصلے ...
آنگن سے ایوانوں تک

الیکشن لڑو اور ووٹ بھی ڈالو – ترقی کی راہ پر ملک کو ڈالو

In partnership with Canada · South Asia Partnership-Pakistan ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ-پاکستان · عورت فاؤنڈیشن · جذبہ

سیاست میں شرکت ہر عورت کا حق ہے۔

بہنو! کونسلر بنو اور ووٹ بھی ڈالو
ترقی کی راہ پر ملک کوڈالو

عورتوں کی نمائندگی
کم از کم 33%

- عورتیں پاکستان کی آبادی کا تقریباً نصف حصہ ہیں، مگر سیاست میں عملی اور موئثر شرکت نہ ہونے کے برابر ہے۔
- عورتوں کو روزمرہ کے گھریلو مسائل کا زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- علاقے کے انتظامی امور کو چلانے میں عورتیں زیادہ بہتر کردار ادا کرسکتی ہیں۔
- کسی بھی قوم کی ترقی میں عورتوں کا کردار کلیدی رہا ہے۔
- علاقے کی عورتوں کی، عورت تک رسائی زیادہ آسان ہے۔
- عورت کا اپنے اوپر اعتماد بڑھنا، مجموعی طور پر مفید ثابت ہوگا۔

ہر سیاسی پارٹی بلدیاتی انتخاب میں عورتوں کی 33 فی صد نمائندگی کو یقینی بنائے

ہم کریں گے فیصلے ... آنگن سے ایوانوں تک

پاکستان کی عام عوام اسمبلیوں میں جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی

اصل جمہوریت تب ہی ممکن ہے جب ملک کے غریب کسان، مزدور، عورتیں، بچے، بوڑھے، خواجہ سرا، اقلیتی افراد، طلبا اور معذور افراد سے لے کر درمیانے طبقے کے پیشہ ورانہ خدمات دینے والے، اپنے گھروں میں کام کرنے والی عورتیں یا چھوٹے کارخانہ دار، حتیٰ کہ معاشرے کے ہر فرد کی پہنچ مملکت کے ایوانوں تک ہو۔

پسماندہ طبقوں کی عملی سیاست میں نمائندگی کے بغیر جمہوریت نامکمل ہے۔

الیکشن لڑو اور ووٹ بھی ڈالو – ترقی کی راہ پر ملک کو ڈالو

In partnership with Canada · South Asia Partnership-Pakistan ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ-پاکستان · عورت فاؤنڈیشن · جذبہ

الیکشن میں حلقہ ایسا دو
جہاں جیت کا موقع زیادہ ہو

عورتوں کی نمائندگی
کم از کم 33%

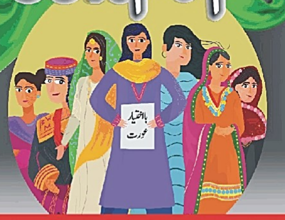

الیکشن لڑو اور ووٹ بھی ڈالو – ترقی کی راہ پر ملک کو ڈالو

In partnership with Canada · South Asia Partnership-Pakistan ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ-پاکستان · عورت فاؤنڈیشن · جذبہ

عام طبقوں کے بغیر
جمہوریت نامکمل

انتخابی اصلاحات کے ذریعے اسمبلیوں میں مُتناسب نمائندگی یقینی بناو

الیکشن لڑو اور ووٹ بھی ڈالو – ترقی کی راہ پر ملک کو ڈالو

In partnership with Canada · South Asia Partnership-Pakistan · عورت فاؤنڈیشن · جذبہ

بقیہ: خواتین عوامی اسمبلی

☆ متاثرہ لوگوں کو عارضی رہائش کے لیے جو انتظامات کیے جائیں ان میں لڑکیوں اور عورتوں کو جنسی ہراسانی اور تشدد سے تحفظ فراہم کرنے کے انتظامات کیے جائیں۔

☆ ایسے تمام لوگ، جن میں کسان مزدور اور گھریلو سطح پر کام کرنے والی خواتین شامل ہیں، جن کا روزگار ختم ہوگیا ہے، ان کی مدد اور بحالی کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں اور انھیں سرکاری امداد، بلاسود قرضے اور دیگر معاشی مدد فراہم کی جائے۔

☆ تمام آبی گزرگاہوں، پانی کے نکاس پر قائم تجاوزات کو فوری ختم کیا جائے اور اس پر تعمیرات کی اجازت نہ دی جائے۔ اس ضمن میں قانون سازی کی جائے اور متاثرہ علاقوں میں رضا کار خواتین فورس بنائی جائے جو متاثرہ لوگوں بالخصوص خواتین کو ریسکیو کرنے کا کام کرسکیں۔

☆ قدرتی آفات سے بچاؤ کے لیے قائم سرکاری اداروں کو فعال بنایا جائے اور ان کے مشاورتی بورڈ میں شہریوں خصوصاً خواتین کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔

پروگرام کے اختتام پر ڈپٹی ڈائریکٹر سیپ۔ پاکستان عرفان مفتی نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ ملک بہت سے مسائل کا شکار ہے لیکن موجودہ وقت میں خواتین کا کردار بہت اہم ہے اور خواتین ہی اب اس ملک کو بچائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملکی کانفرنس دراصل ایک ایسے سفر کا آغاز ہے جس کے ذریعے ہم پورے ملک میں شہریوں خصوصاً خواتین اور دیہی آبادی کو موسمیاتی تبدیلیوں اور اُن کے اثرات سے آگاہ کریں گے اور ان آفات کے اثرات کو کم سے کم کرنے کی حکمت عملی تشکیل دیں گے۔ انہوں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ اس کانفرنس کے اعلامیے کو متعلقہ محکموں اور فیصلہ ساز اداروں تک پہنچائیں گے۔

بقیہ: کیس سٹڈی (یاسمین طاہرہ)

2022ء کے مقامی حکومتوں کے انتخابات میں انہوں نے آزاد امیدوار کے طور پر دو سیٹوں (ایک خواتین کی جنرل سیٹ اور دوسری ڈسٹرکٹ وائس چیئرمین) پر الیکشن لڑا۔ انہیں اپنی انتخابی مہم کے دوران بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ وہ جاگیردارانہ نظام کو چیلنج کر رہی تھیں۔ طاقتور جاگیرداروں کے دباؤ کی وجہ سے الیکشن کمیشن کے دفتر نے ان کے کاغذات نامزدگی منظور کرنے سے انکار کردیا۔ ان پر انتخابات سے دستبردار ہونے کے لیے دباؤ بھی ڈالا گیا اور دھمکیاں بھی دی گئیں لیکن وہ بہت بہادری سے لڑیں اور ثابت قدم رہیں۔ ان کے مطابق ''انتخابات کے دن اپوزیشن پارٹی کے امیدوار نے پولنگ عملے کو پیسے دیے تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق ووٹ ڈال کر انتخابات میں دھاندلی کر سکے۔'' انہوں نے ہمیں مزید بتایا کہ پولنگ سٹیشنوں پر سکیورٹی کی کمی کی وجہ سے پولنگ ایجنٹس کی جانب سے بھاری تعداد میں جھوٹے ووٹ ڈالے گئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان انتخابات کے دوران انہیں بہت زیادہ ذہنی اور جسمانی تشدد کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

انہیں 542 ووٹ ملے لیکن بدقسمتی سے وہ سیٹ نہیں جیت سکیں۔ یاسمین نے اتنی بہادری سے مقابلہ کیا کہ اس کی مثالی کہانی علاقے کی بہت سی خواتین کے لیے تحریک کا باعث بن گئی۔ دیگر سیاسی جماعتیں اپنی پارٹیوں میں رکنیت کے لیے ان سے رابطہ کر رہی ہیں اور انہیں ضلعی سطح کے پارٹی عہدوں کی پیشکش کر رہی ہیں۔ وہ اپنے سیاسی روابط اور تجربات کو بروئے کار لاتے ہوئے سرکاری اداروں کے ساتھ روابط استوار کرنے اور علاقے کی خواتین کی حمایت پر زیادہ توجہ دے رہی ہیں۔ ان کا سفر آسان نہیں تھا لیکن ساؤتھ ایشیا پارٹنرشپ۔ پاکستان کے سیاسی تعلیم اور شعور کے سفر کا حصہ بننے سے ان کو جدوجہد میں مدد ملی۔ وہ اپنی جدوجہد کے ذریعے اقلیتوں اور پسماندہ برادریوں کے بہتر مستقبل کی امید رکھتی ہے۔

بقیہ: نسرین اعوان

میں منعقدہ اجلاس میں بھی شریک ہوئیں۔ نسرین اعوان پاکستان سوشل فورم، پاکستان کسان سنگت، پاکستان کسان اتحاد، ساؤتھ ایشین پیس نیٹ ورکس، این جی اوز کی کو آرڈی نیشن کونسلز، ڈسٹرکٹ ویجی لینس کمیٹیز سمیت بے شمار بین الاقوامی، قومی و مقامی سطح کے اداروں و نیٹ ورکس کے ساتھ منسلک رہیں۔

2021ء جولائی میں نسرین اعوان کینسر کی بیماری کا شکار ہوئیں جس کا مقابلہ پر عزم اور بہادری سے مقابلہ کرتی رہیں۔ اس مشکل وقت میں اہل خانہ کے ساتھ ساتھ ان کے مخلص دوست بھی ان کے شانہ بشانہ کھڑے رہے۔ نسرین اعوان کا یہ ماننا تھا کہ دیہی خواتین کو مالی طور پر مستحکم کرنے کے لئے ایک مربوط تربیتی اور کاروباری پروگرام قومی سطح پر شروع کیا جائے، اس مقصد کے لیئے اپنی بیماری کے دنوں انہوں نے اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر ایک پروگرام بھی ڈیزائن کیا کیونکہ ان کے بچے بھی عملی طور پر ڈویلپمنٹ سیکٹر کا حصہ ہیں اور اپنے حصے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت وہ ساتھی اداروں کو ساتھ ملا کر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں لیکن زندگی نے ان کا ساتھ نہ دیا اور اور وہ 17 نومبر کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ ان کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ان کے بچوں، شاگردوں، اور ساتھیوں کی کاوشیں جاری رہیں گی۔

دائم آباد رہے گی دنیا
ہم نہ ہوں گے کوئی ہم سا ہوگا

بقیہ: کھلی کچہری

ہونے والی شدت کو کم کر سکتے ہیں۔ کھلی کچہری میں موجود مختلف سماجی اداروں نے ہر گھر بنانے کے ساتھ 5 درخت لگانے کا بھی اعلان کیا سیپ پاکستان راجن پور کی ریکوسٹ پر میونسپل کارپوریشن راجن پور نے 1000 درخت لگانے کا اعلان کیا۔

آخر میں مختلف مسائل کے حل کے لیے شرکاء کی طرف سے سوال و جواب کیے گئے جس میں حکومتی اداروں سیاسی نمائندگان، سماجی تنظیموں اور میڈیا کی طرف سے آئے افراد نے سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے مختلف تجاویز دیں اور سیپ پاکستان کے نمائندوں کی کوششوں کو سراہا گیا کہ اس طرح کی کھلی کچہریوں سے اپنے علاقے کو ایک ہی پلیٹ فارم استعمال کرتے ہوئے ان کے مسائل فوراً حل کرنے میں مدد ملتی ہے جس پر ادارہ مبارک باد کا مستحق ہے آخر میں خواتین نے میڈیا افراد کے ساتھ کھلی کچہری کے حوالے سے پریس کانفرنس کی اور مسائل کے حل کرنے پر تمام اداروں کا شکریہ ادا کیا۔

لاہور میں خواجہ سراء کے لئے سکول کا افتتاح

پنجاب کے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے لاہور میں خواجہ سراؤں کے لیے پہلے سکول کا افتتاح کر دیا ہے جبکہ پنجاب میں یہ اپنی نوعیت کا چوتھا سکول ہے۔"لاہور کا خواجہ سرا کے لیے سکول دو شفٹوں میں کام کرے گا۔ پہلی شفٹ میں طلباء کو تعلیم دی جائے گی جبکہ دوسری شفٹ میں انہیں فنی مہارت کی تربیت دی جائے گی۔ حکومت مفت کتابیں، یونیفارم، سکول بیگز اور پک اینڈ ڈراپ سروس فراہم کرے گی،" اسکول کے اساتذہ کا تعلق بھی خواجہ سراء کمیونٹی سے ہے جبکہ دو تکنیکی معاون کو ان کے مسائل کو سمجھنے میں مدد کرنے کے لیے موجود ہیں۔

صوبہ پنجاب میں ملک کی خواجہ سراء آبادی کا 64.4 فیصد ہے جس کے زمرے میں 6,709 افراد رجسٹرڈ ہیں۔ تاہم، صرف لاہور اور اس کے ملحقہ علاقوں میں مبینہ طور پر 30,000 خواجہ سراؤں کی آبادی ہے۔ تعلیم تک رسائی ہر پاکستانی کا حق ہے لیکن خواجہ سراؤں کو ملک میں امتیازی سلوک کا سامنا ہے اور ان میں سے بہت سے لوگ روزگار کی تلاش میں جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ ملک کے ایوانِ بالا - سینیٹ - نے متفقہ طور پر 2018ء میں خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک بل کی منظوری دی تھی، جس سے انھیں اپنی صنفی شناخت کا تعین کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ امید ہے کہ اس نوعیت کے اور منصوبے خواجہ سراء کمیونٹی کے لئے متعارف کرائے جائیں گے تا کہ ان کو قومی دھارے میں شامل کیا جائے۔

عورت فاؤنڈیشن
In partnership with Canada
جذبہ
جمہوریت اور بااختیار عورت
SOUTH ASIA PARTNERSHIP PAKISTAN
ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ پاکستان

رابطہ کیلئے: ایڈیٹر چاندنی ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ، پاکستان، حبیب میموریل ٹرسٹ بلڈنگ، ناصر آباد، ۲ کلومیٹر رائیونڈ روڈ، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور۔ 53700، پاکستان

فون: 06-05 ,03-35311701 (42)، فیکس: 35311710 (42) ای میل: info@sappk.org

چیف ایڈیٹر: عرفان مفتی ایڈیٹر: شمائلہ حسان

shumaila@sappk.org